کھلا آئل، کمپنی کی پیکنگ میں ڈال کر بیچنے کا حکم

ریفرنس نمبر:IEC-737 تاریخ:19-11-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک آئل شاپ میں ملازمت کرتا ہوں جہاں عموماً کھلا آئل فروخت کیا جاتا ہے۔ چند دن قبل ہمارے سیٹھ نے یہ طریقہ شروع کیا ہے کہ کھلے آئل کو مختلف کمپنیوں کے ڈبوں میں ڈال کر اسے کمپنی کے اصلی آئل کے طور پر فروخت کیا جاتا ہے۔ خریدار یہ سمجھ کر خریدتے ہیں کہ یہ کمپنی کا اصلی آئل ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے اور ہماری طرف سے بھی خریدار کو یہ وضاحت نہیں کی جاتی کہ یہ آئل کمپنی کا نہیں بلکہ کھلا آئل ہے۔ کیا شریعتِ مطہرہ اس طرح کاروبار کرنے کی اجازت دیتی ہے؟ نیز ایسی جگہ ملازمت کرنے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کے سیٹھ کا کھلے آئل کو مختلف کمپنیوں کے ڈبوں میں بھر کر کمپنی کے اصل آئل کے نام سے فروخت کرنا شرعاً ناجائز اور گناہ ہے، کیونکہ اس میں متعدد شرعی قباحتیں پائی جا رہی ہیں؛ جیسے خریدار سے مال کے عیب کو چھپانا، دھوکہ دینا وغیرہ اور یہ تمام امور شریعت میں سخت ناجائز، حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ اس گناہ کے کام میں معاونت جائز نہیں۔ لہٰذا آپ اس کام میں ہرگز معاونت نہ کریں اور اس کام میں معاونت نہ کرنے کی وجہ سے اگر مالک نوکری پر نہ رکھے تو کسی اور جگہ نوکری کریں۔

دھوکہ دہی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من غش فلیس منی“ ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا، وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح مسلم، جلد1، صفحہ69، مطبوعہ دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا)

غش کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ حسین بن محمود بن حسن شیرازی حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”ستر حال شيء على أحد؛ يعني: إظهار شيء على خلاف ما يكون ذلك الشيء في الباطن“ ترجمہ: (غش کا معنی ہے) شے کی حالت کسی سے چھپانا، یعنی کسی شے کو اس کے خلاف ظاہر کرنا جو اس شے کی حقیقت ہے۔

(المفاتیح فی شرح المصابیح، جلد 3، صفحہ 438، دار النوادر)

ناجائز کام کرنے کی ملازمت کے بارے میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

”ملازمت جس میں سود کا لین دین، اس کا لکھنا پڑھنا تقاضا کرنا اس کے ذمہ ہو ایسی ملازمت خود حرام ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 515، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مزید ایک مقام پر فرماتے ہیں: ”دکان کی ملازمت اگر سود کی تحصیل وصول یا اس کا تقاضا کرنا یا اس کا حساب لکھنا، یا کسی اور فعل ناجائز کی ہے تو ناجائز ہے۔

قال تعالی ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 522، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

25 جمادی الاولی 1447ھ/17 نومبر 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com